# اللہ کی صفت رحمن ورحیم میں فرق

تحریر: شیخ مقبول احمد سلفی حفظہ اللہ

اسلامک دعوۃ سنٹر، مسرہ۔طائف


Maqubool Ahmed Maquboolahmad.blogspot.com

SheikhMaquboolAhmedFatawa islamiceducon@gmail.com

Online fatawa salafia Maqbool Ahmed salafi 00966531437827

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

# اللہ کی صفت رحمن ورحیم میں فرق

اللہ کے اسمائے حسنی میں سے دوصفاتی نام رحمن اور رحیم ہیں۔ یہ دونوں کلمے عربی مادہ "رحم" سے مشتق اور مبالغہ کے صیغے ہیں اس لئے دونوں کے معنی میں کثرت ووحدت پایا جاتاہے، وہ ہے بہت مہربان یانہایت رحم کرنے والا۔ عربی قواعد کے اعتبار سے رحمن فعلان کے وزن پر وسعت رحمت پر دلالت کرتاہے اور رحیم فعیل کے زون پرایصال رحمت یعنی مخلوق تک رحم پہنچانے پر دلالت کرتا ہے۔

قرآن وحدیث کے دلائل سے واضح ہے کہ اللہ تعالی جس طرح دنیامیں مومنوں پر مہربان ہے اسی طرح کافروں اور عاصی ونافرن پر بھی مہربان ہے بلکہ وہ تو کائنات کی ساری مخلوقات پر از حد مہربان ہے۔ یہ بات تجربات ومشاہدات سے بھی واضح ہے۔اگراللہ کی مہربانی عام نہیں ہوتی توکافروں، ملحدوں، مشرکوں، نافرمانوں، عاصیوں اور ظالموں کو کبھی رزق نہیں ملتا، انہیں کبھی دنیاوی سکون میسر نہیں ہوتا، انہیں اللہ کی نعمتوں مثلا سورج، چاند، ستارے، زمین، پانی، ہواوغیرہ سے فائدہ اٹھانے کاکوئی حق نہیں ہوتابلکہ یہ کہہ لیں انہیں سانس لینے کا بھی حق نہیں پہنچتالیکن چونکہ یہ بھی اللہ کے بندے اوراس کی مخلوق ہیں اس وجہ سے اللہ کی دنیاوی نعمتوں سے فائدہ اٹھانااللہ کی مہربانی عام ہونے کی دلیل ہے۔

بعض علماء کے نام سے یہ قول مشہور ہے کہ رحمن کی صفت عام ہے جس میں مومن وکافر دونوں شامل ہیں جبکہ رحیم کی صفت خاص ہے جو آخرت میں مومنوں کے لئے ہے اس لئے بعض لوگ اس طرح اللہ سے دعا کرتے ہیں :"یارحمن الدنیاویارحیم الآخرۃ"۔(اے دنیاکے رحمن اوراے آخرت کے رحیم)

بعض علماءکایہ قول دلیل کی روشنی میں کمزور معلوم ہوتاہے کیونکہ رحمن ورحیم دونوں ایک ہی مادے سے

بنے، بہت مہربان کے معنی میں ہیں اور یہ دونوں صفتیں عام ہیں جن میں مومن وکافر شامل ہیں۔

قرآن میں رحمن ورحیم متعدد بار آیا ہے، بعض مقامات پر رحمن مومنوں کے لئے استعمال ہوا ہے تو بعض مقامات پر رحیم مومنوں کے لئے آیا ہے اور بعض مقامات پر یہ الفاظ عام ہیں جن کا مطلب یہ نکلتا ہے کہ رحمن ورحیم دونوں کلمے مہربانی کے معنی میں سارے بندوں (مومن وکافر) کے لئے عام ہیں جیسا کہ اوپر تجربات ومشاہدات کا بھی ذکر کیا گیا۔

چونکہ رحیم کے متعلق یہ قول ذکر کیا جاتا ہے کہ یہ مومنوں کے لئے آخرت میں خاص ہے اس لئے رحیم کے تعلق سے بعض دلائل ذکر کئے جاتے ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالی کافروں پر بھی رحیم (مہربان) ہے۔

(1) ایک بات تو یہ ہے کہ رحمن رحمت سے بھرا ہوا اسم یعنی نام ہے اور رحیم ایصال رحمت یعنی بندوں تک رحمت پہنچانا فعل (کام) ہے تو بندوں تک اللہ کی مہربانی کا فیض رحمن ورحیم دونوں صفت سے جاری ہوتا ہے۔

(2) مشاہدات اپنی جگہ کہ اللہ کافروں کو بھی اپنی رحمت سے نوازتا ہے اور یہ نوازنا فعل ہے جو صفت رحیمی سے صدور ہوتا ہے۔

(3) نبی ﷺ نے ہرقل، بادشاہ روم کو خط لکھا تھا اس کے شروع میں بسم اللہ الرحمن الرحیم بھی لکھا جو اللہ کی مہربانی ہر خاص وعام کے لئے شامل ہونے پر دال ہے۔ (دلیل کے لئے بخاری میں ہرقل کے نام خط دیکھیں)۔

(4) صلح حدیبیہ کے موقع پر بھی نبی ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اولا بسم اللہ الرحمن الرحیم لکھنے کا حکم دیا تھا مگر صلح کرنے والے کے انکار کی وجہ سے نہیں لکھا گیا۔

(5) اسی طرح سلیمان علیہ السلام نے ملکہ سبا کو خط لکھا تو شروع میں لکھا " **إِنَّهُ مِن سُلَيْمَانَ وَإِنَّهُ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ (النمل:30)** "

(6) قرآن میں بعض مقامات پر رحیم کا لفظ آیا ہے جو عام ہے۔ مثلا

**اللہ کا فرمان ہے : وَإِلَٰهُكُمْ إِلَٰهٌ وَاحِدٌ لَّا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ الرَّحْمَٰنُ الرَّحِيمُ (البقرة:163)**

ترجمہ: تم سب کا معبود ایک ہی معبود ہے، اس کے سوا کوئی معبود برحق نہیں وہ بہت رحم کرنے والا اور بڑا مہربان ہے۔

اللہ کا فرمان ہے : نَبِّئْ عِبَادِي أَنِّي أَنَا الْغَفُورُ الرَّحِيمُ (الحجر:49)

ترجمہ: میرے بندوں کو خبر دیدو کہ میں بہت ہی بخشنے والا اور بڑا ہی مہربان ہوں۔

اللہ کا فرمان ہے : **قُلْ أَنزَلَهُ الَّذِي يَعْلَمُ السِّرَّ فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ إِنَّهُ كَانَ غَفُورًا رَّحِيمًا (الفرقان:6)**

ترجمہ: کہہ دیجئے کہ اسے تو اس اللہ نے اتارا ہے جو آسمان وزمین کی تمام پوشیدہ باتوں کو جانتا ہے بیشک وہ بڑا ہی بخشنے والا بڑا مہربان ہے۔

اس آیت میں اللہ نے نبی ﷺ کو خطاب کیا کہ کافروں کو بتلادیں کہ یہ قرآن زمین وآسمان کا بھید جاننے والے کی طرف سے ہے جو بہت معاف کرنے والا بڑا مہربان ہے۔

اللہ کا فرمان ہے: ۚ **إِنَّ اللَّهَ بِالنَّاسِ لَرَءُوفٌ رَّحِيمٌ (البقرة:143)**

ترجمہ: اللہ تعالی لوگوں کے ساتھ شفقت اور بہت مہربانی کرنے والا ہے۔

یہ آیت تو کھلی دلیل ہے کہ اللہ تمام لوگوں کے لئے رحیم (مہربان) ہے کیونکہ یہاں انسان کا لفظ آیا ہے جو سارے لوگوں کے لئے عام ہے، اس طرح یہ آیت فیصلہ کن ہے کہ اللہ کی صفت رحیمی مومن وکافر سارے لوگوں کے لئے عام ہے۔

(7) احادیث سے بھی بہت سارے دلائل ملتے ہیں کہ صفت رحیمی، رحمن کی طرح ہی عام ہونے کا ثبوت ملتا ہے۔

بخاری ومسلم میں ہے ایک عورت اپنے بچے کو سینے سے چمٹائے ہوئے دودھ پلارہی تھی، اسے دیکھ کر نبی ﷺ نے فرمایا:

لَلّٰہُ أرحَمُ بعبادِہ من ھذہ بولَدِھا .(صحيح البخاري:5999، صحيح مسلم:2754)

ترجمہ: اللہ اپنے بندوں پر اس سے بھی زیادہ رحم کرنے والا ہے جتنا یہ عورت اپنے بچہ پر مہربان ہو سکتی ہے۔

یہ لفظ ارحم اسم تفضیل کا صیغہ ہے جس میں زیادتی کا معنی پایا جاتا ہے اور اسے مادہ سے بنا ہے جس سے رحمن ورحیم بنا ہے، نیز عباد کا لفظ عام ہے جس میں مومن وکافر دونوں شامل ہیں۔اس معنی کی اور بھی روایت ہے۔ شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ نے رحمن ورحیم کے فرق سے متعلق لکھا ہے کہ بعض لوگوں نے رحمن کو رحمت عامہ اور رحیم کو رحمت خاصہ مومنوں کے ساتھ کہا ہے مگر جو معنی میں نے پہلے بیان کیا ہے وہی بہتر واولی ہے۔(شرح عقیدہ الواسطیۃ: 1/ 22 )

یہاں ایک بات اور بھی جان لینے کی ہے کہ مومنوں پر اللہ تعالی دنیا وآخرت دونوں جہاں میں خاص مہربان ہے یعنی کافر اللہ کے خاص فضل وکرم سے محروم ہے۔قرآن کی مندرجہ ذیل آیت اس پر دال ہے۔

اللہ تعالی مجاہد کا مرتبہ واجر بیان کرتے ہوئے فرماتا ہے : **دَرَجَاتٍ مِّنْهُ وَمَغْفِرَةً وَرَحْمَةً وَكَانَ اللَّهُ غَفُورًا رَّحِيمًا (النساء:96)**

ترجمہ: اپنی طرف سے مرتبے کی بھی اور بخشش کی بھی اور رحمت کی بھی اور اللہ تعالی بخشش کرنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔

اللہ تعالی آخرت میں مومن کی نعمت کا ذکر کرتے ہوئے ارشاد فرماتا ہے : **نُزُلًا مِّنْ غَفُورٍ رَّحِيمٍ (فصلت:32)**

ترجمہ: غفور ورحیم (معبود) کی طرف سے یہ سب کچھ بطور مہمانی کے ہے۔

اللہ تعالی جس طرح دنیا میں رحمن ورحیم ہے ویسے ہی آخرت میں بھی رحمن ورحیم ہے، کفار کو عذاب دینا ان کے اپنے ظلم وکفر کے سبب ہے جس کا انہوں نے حق آنے کے بعد جان بوجھ کر ارتکاب کیا اور کفر وعصیان پر عذاب دینا اللہ کی صفت رحمانی ورحیمی کے خلاف نہیں ہے بلکہ عدل وانصاف کے عین مطابق ہے۔

********************